تحقیق و تخریج

حدیث

یا علیؓ! أنت أخی فی الدنیا والآخرة

(اے علیؓ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو)

مع اردو ترجمہ

مرتبہ

خسرو قاسم

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن اہل سنّت

تحقیق و تخریج

حدیث

یا علیؓ ! أنت أخی فی الدنیا والآخرة

(اے علیؓ تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو)

مع اردو ترجمہ

مرتبہ

خسرو قاسم

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

نام کتاب : **تحقیق و تخریج**
حدیث
یا علیؑ : أنت أخی فی الدنیا والآخرة
(اے علیؑ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو)

مرتب : خسرو قاسم

صفحات : **38**

سن اشاعت : **2019**

کمپوزنگ : **امام جعفر صادق فاؤنڈیشن** (اہل سنّت)

ملنے کا پتہ

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)
موڈاسہ، گجرات، انڈیہ

فاؤنڈر اینڈ چریمین

ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی
(M) 85110 21786

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اِس وقت پاکستان میں ایک دینی جماعت نے نیا فتنہ شروع کیا ہے اور روز اُس جماعت کے امیر سیدنا علی کی شان ومرتبہ کو کم کرنے کی کوشش میں کوئی نہ کوئی بیان دیتے ہیں۔ حالانکہ جس کے مرتبہ کو اللہ بلند کردے بندے کی کیا اوقات ہے کہ اُسے پست کرسکے، اسی سلسلے میں انھوں نے ایک بیان میں کہا کہ ہم سیدنا علی کو رسول اللہ ﷺ کا بھائی نہیں کہہ سکتے۔

سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا مقام ومرتبہ اور ان کی عظمت وفضیلت ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔علمائے اہل سنت کے یہاں یہ مسئلہ غیر متنازعہ رہا ہے لیکن حد درجہ افسوس کی بات ہے کہ ادھر ناصبیت کے زیر اثر بعض لوگ دفاع صحابہ اور دفاع سنت کے نام سے ایسی دل آزار تحریریں شائع کررہے ہیں جو اہل بیت کی عظمت اور ان کے تقدس کے منافی ہیں۔ یہ لوگ بطور خاص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بعض خود تراشیدہ واقعات کے حوالے سے ان کی شخصیت کو نشانۂ تنقید وتنقیص بناتے ہیں۔ جب کہ انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ علمائے اہل سنت کے نزدیک معتبر کتب احادیث، کتب تفاسیر اور کتب سیر وتراجم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقام ومرتبہ کو بہت تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔

اسی سلسلے کی وہ حدیث بھی ہے جس کی تفصیلی تخریج کا شرف آج ہم حاصل کررہے ہیں۔اس کے معتبر حوالوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی حقیقی

تصویر اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں میں اُن کا مقام کیا ہے اور یہ ناعاقبت اندیش لوگ انھیں کس انداز میں پیش کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه.

طالبِ شفاعتِ رسول ﷺ

خسرو قاسم

Assistant Professor

Mechanical Engineering Department,

A.M.U. Aligarh

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قوله صلى الله عليه وسلم لعلى :
أنت أخي في الدنيا والآخرة :

(۱) روى الحاكم في المستدرك بسنده عن ابن عمر قال:إن رسول الله صلى الله عليه وسلم،آخى بين أصحابه،فآخى بين أبي بكر وعمر ، وبين طلحة والزبير،وبين عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف فقال على عليه السلام:يا رسول الله،إنك قد آخيت بين أصحابك،فمن أخي ؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أما ترضى يا على أن أكون أخاك ، قال ابن عمر:وكان على جلدا شجاعا،فقال على:بلى يا رسول الله ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أنت أخي في الدنيا والآخرة.

''امام حاکم نے اپنی مستدرک میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا:رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان رشتۂ مواخات قائم کیا۔ابوبکر وعمر کے درمیان،طلحہ اور زبیر کے درمیان،عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف کے درمیان،آپ نے یہ رشتہ قائم کرایا۔یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرادی،پھر میرا بھائی کون ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے علی! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے بھائی ہو۔ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ مضبوط قد

دکاٹھی کے بہادر انسان تھے۔ نبی اکرم کی بات سن کر انھوں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، ان کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت دونوں جگہوں پر میرے بھائی ہو''۔ (مستدرک حاکم: 3/14)

(۲) وأخرج الترمذی عن ابن عمر قال: آخی رسول الله علیه الصلاة والسلام بین أصحابه، فجاء علی تدمع عیناه، فقال: یا رسول الله: آخیت بین أصحابک، ولم تواخ بینی وبین أحد، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أنت أخی فی الدنیا والآخرة.

''امام ترمذی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے مابین جب رشتہ مواخات قائم کیا تو علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان بھائی چارا قائم کیا لیکن میرا کسی سے بھائی چارا نہیں کرایا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس روایت کو سیوطی نے ''تاریخ الخلفاء'' (ص: 170) میں نقل کیا ہے۔

(۳) وروی الحاکم فی المستدرک بسنده عن ابن عباس قال: کان علی یقول فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم، إن الله یقول: أفإن مات أو قتل انقلبتم علی أعقابکم، والله لا ننقلب علی أعقابنا، بعد إذ هدانا الله، والله لئن مات أو قتل، لأقاتلن علی ما قاتل علیه حتی أموت، والله إنی لأخوه وولیه، وابن عمه، ووارث علمه، فمن أحق به منی. (المستدرک للحاکم 3/ 126)

''امام حاکم نے اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اپنی مستدرک میں روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے

تھے:اللہ فرماتا ہے:''اگر ان کی وفات ہوجائے یا ان کو شہید کردیا جائے تو کیا تم الٹے پاؤں واپس لوٹ جاؤ گے''،اللہ کی قسم ہم الٹے پیر واپس ہونے والے نہیں ہیں،جب کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے،اللہ کی قسم!اگر وہ وفات پاجائیں یا شہید کردیے جائیں تو میں اس مقصد کے لیے جنگ کروں گا جس پر آپ ﷺ نے جنگ کی یہاں تک کہ میں اس راہ پر چلتے ہوئے وفات پاجاؤں۔اللہ کی قسم!میں آپ ﷺ کا بھائی ہوں،آپ کا ولی ہوں،آپ کے چچا کا بیٹا ہوں،آپ کے علم کا وارث ہوں،لہذا ان کی نیابت کا مجھ سے زیادہ حق دار کون ہوسکتا ہے''۔

اس حدیث کو ہیثمی نے''مجمع الزوائد''(9/134)میں ذکر کرکے لکھا ہے کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں،اس کو محبّ طبری نے ''ریاض النضر ہ''(2/226)میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو احمد نے''مناقب''میں ذکر کیا ہے،نسائی نے''خصائص''(ص:18)میں اور ذہبی نے''میزان الاعتدال'' (2/285)میں مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

(۴) وروى ابن كثير في التفسير:قال أبو القاسم الطبراني:حدثنا علي بن عبد العزيز ، حدثنا عمرو بن حماد بن طلحة القناد ، حدثنا أسباط بن نصر عن سمك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس:أن عليا كان يقول في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم:﴿أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم﴾،والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله،والله لئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه،حتى أموت،والله إني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه،فمن أحق به مني.

''ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں روایت نقل کرتے ہیں کہ ابوالقاسم طبرانی کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا علی بن عبدالعزیز نے،وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا عمرو بن حماد بن

طلحہ قناد نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا اسباط بن نصر نے، وہ روایت کرتے ہیں سمک بن حرب سے، وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے، وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: اللہ فرماتا ہے: ''اگر ان کی وفات ہوجائے یا ان کو شہید کردیا جائے تو کیا تم الٹے پاؤں واپس لوٹ جاؤ گے''، اللہ کی قسم ہم الٹے پیر واپس ہونے والے نہیں ہیں، جب کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے، اللہ کی قسم! اگر وہ وفات پاجائیں یا شہید کردیے جائیں تو میں اس مقصد کے لیے جنگ کروں گا جس پر آپ ﷺ نے جنگ کی یہاں تک کہ میں اس راہ پر چلتے ہوئے وفات پاجاؤں۔ اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کا بھائی ہوں، آپ کا ولی ہوں، آپ کے چچا کا بیٹا ہوں، آپ کے علم کا وارث ہوں، لہذا ان کی نیابت کا مجھ سے زیادہ حق دار کون ہوسکتا ہے''۔ (تفسیر ابن کثیر 1/ 614)

(۵) وروى الإمام أحمد في الفضائل بسنده عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس، أن عليا كان يقول في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن الله عز وجل يقول: ﴿أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم﴾، والله لا ننقلب على أعقابنا، بعد إذ هدانا الله، والله لئن مات أو قتل، لأقاتلن على ما قاتل عليه، حتى أموت والله إني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه، ومن أحق به مني.

''امام احمد نے ''فضائل'' میں اپنی سند سے سماک سے روایت کرتے ہیں، وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے، وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: اللہ فرماتا ہے: ''گر ان کی وفات ہوجائے یا ان کو شہید کردیا جائے تو کیا تم الٹے پاؤں واپس لوٹ جاؤ گے''، اللہ کی قسم ہم الٹے پیر واپس ہونے والے نہیں ہیں، جب کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے، اللہ

کی قسم! اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو میں اس مقصد کے لیے جنگ کروں گا جس پر آپ ﷺ نے جنگ کی یہاں تک کہ میں اس راہ پر چلتے ہوئے وفات پا جاؤں۔ اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کا بھائی ہوں، آپ کا ولی ہوں، آپ کے چچا کا بیٹا ہوں، آپ کے علم کا وارث ہوں، لہذا ان کی نیابت کا مجھ سے زیادہ حق دار کون ہو سکتا ہے''۔ (فضائل الصحابۃ للإمام ابن حنبل 2/ 653 - 652)

(٦) وروى الحاكم في المستدرك بسنده عن أسماء بنت عميس قالت : كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلما أصبحنا جاء النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا أم أيمن، إدعي لي أخي، فقالت: هو أخوك وتنكحه ؟ قال: نعم يا أم أيمن، فجاء علي عليه السلام ، فنضح النبي صلى الله عليه وسلم عليه من الماء، ودعا له، ثم قال: إدعي فاطمة، قالت: فجاء ت تعثر من الحياء، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: أسكتي، فقد أنكحتك أحب أهل بيتي.

''امام حاکم نے مستدرک میں اپنی سند سے روایت نقل کی ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی شب زفاف میں موجود تھی۔ جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے ام ایمن! میرے بھائی کو بلا کر میرے پاس لاؤ۔ انھوں نے کہا: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ نے ان کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، ام ایمن، میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان پر پانی چھڑکا اور ان کے لیے دعائیں کیں۔ پھر آپ نے فرمایا: فاطمہ کو بلاؤ، اسماء کہتی ہیں کہ فاطمہ شرماتے ہوئے تشریف لائیں۔ ان کو مخاطب کر کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹی اطمینان رکھو، میں نے تمھارا نکاح اپنے گھرانے کے اس شخص سے کیا ہے جو مجھے سب

سے زیادہ محبوب ہے"۔(مستدرک حاکم3/159)

(۷) وفی روایة ابن سعد:فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فاستفتح ، فخرجت إلیه أم أیمن، فقال:أین أخی ؟ قالت:وکیف یکون أخوک ، وقد أنکحته ابنتک،قال ، فإنه کذلک.

"ابن سعد کی روایت میں ہے:رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دروازہ کھولنے کو کہا۔ام ایمن باہر نکلیں۔آپ نے ان سے پوچھا:میرا بھائی کہاں ہے؟ام ایمن نے عرض کیا:وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ نے ان سے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:ہاں ایسا ہی ہے۔(طبقات کبری8/14)

(۸) وفی روایة أخری:فجاء رسول الله حتی وقف بالباب وسلم ، فاستأذن فأذن له ، فقال:أین أخی ؟ فقالت أم أیمن:بأبی أنت وأمی یا رسول الله ، من أخوک ؟ قال:علی بن أبی طالب ، قالت:وکیف یکون أخاک ، وقد زوجته ابنتک ؟ قال:هو ذاک یا أم أیمن.

"ایک دوسری روایت میں ہے:رسول اللہ ﷺ تشریف لائے،دروازے پر کھڑے ہوکر سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔آپ کو اجازت دی گئی۔اندر داخل ہوکر آپ نے پوچھا:میرے بھائی کہاں ہیں؟ام ایمن نے عرض کیا:میرے ماں باپ آپ پر قربان،یہاں آپ کا بھائی کون ہے؟ آپ نے فرمایا:علی بن ابی طالب۔انھوں نے عرض کیا:وہ آپ کے بھائی کیوں کر ہوسکتے ہیں جب کہ آپ نے ان سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:ام ایمن!وہ میرے بھائی ہی ہیں"۔(طبقات کبری8/15)

(۹) وروی النسائی فی الخصائص بسنده عن ابن عباس قال:لما زوج رسول الله صلی الله علیه وسلم،فاطمة رضی الله عنها من علی رضی الله عنه، کان فیما أهدی معها سریر مشروط،ووسادة من

أديم،حشوها ليف ، وقربة ماء،وجاء ببطحاء من الرمل فبسطوه في البيت،وقال لعلي رضي الله عنه:إذا أتيت بها فلا تقربها حتى آتيک،فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم،فدق الباب،فخرجت أم أيمن،فقال:أين أخي، قالت:وكيف يكون أخاک، وقد زوجته ابنتک، قال:إنه أخي.

''امام نسائی نے ''خصائص'' میں اپنی سند سے ابن عباس سے حدیث نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی رضی اللہ عنہ سے کیا تو ہدیے میں انھیں ایک بنی ہوئی چارپائی، چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتی بھری تھی،اور پانی کا ایک چھاگل دیا تھا۔بطحاء سے ریت لاکران کے گھر میں بچھادی گئی تھی۔آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا:جب تم فاطمہ کے پاس جاؤ تو میرے آنے تک ان کے قریب نہ جانا۔پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ،دروزہ کھٹکھٹایا،ام ایمن باہر نکلیں۔آپ نے پوچھا:میرے بھائی کہاں ہیں؟ام ایمن نے پوچھا:وہ آپ کے بھائی ہوسکتے ہین جب کہ آپ نے ان کو اپنی بیٹی نکاح میں دی ہے؟ آپ نے فرمایا:وہ میرے بھائی ہیں''۔(خصائص النسائی،ص:72-71)

(١٠) وروى الترمذي في صحيحه عن ابن عمر قال:آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه ، فجاء علي تدمع عيناه فقال:يا رسول الله آخيت بين أصحابک ، ولم تواخ بيني وبين أحد ، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم:أنت أخي في الدنيا والآخرة.

''امام ترمذی نے اپنی صحیح میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،وہ بیان کرتے ہیں:رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان باہمی بھائی چارا کرایا تو علی روتے ہوئے آئے اور کہا :اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان

بھائی چارا کرایا ہے اور میری بھائی چارگی کسی سے نہیں کرائی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت دونوں میں"۔ (صحیح الترمذی:299 2)

(۱۱) وروی ابن ماجة فی صحیحه بسنده عن عباد بن عبد الله عن علی علیه السلام قال قال علی: أنا عبد الله وأخو رسوله ، وأنا الصدیق الأکبر ، لا یقولها بعدی إلا کذاب ، صلیت قبل الناس بسبع سنین .

"ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اپنی سند سے عباد بن عبداللہ کی حدیث نقل کی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کا بندہ، اس کے رسول کا بھائی اور میں ہی صدیق اکبر ہوں، اس طرح کی بات میرے بعد کوئی جھوٹا ہی کہہ سکتا ہے، میں نے عام لوگوں سے سات سال قبل ہی نماز پڑھی ہے"۔ (صحیح ابن ماجہ، ص:12)

اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی مستدرک (111 3) میں، امام طبری نے اپنی تاریخ (2/56) میں، نسائی نے اپنی خصائص (ص:18، 3) میں ہتقی نے کنز العمال (6/394) میں اور محب طبری نے ریاض نضرہ (155 2) میں روایت کیا ہے۔

امام احمد نے فضائل میں اپنی سند سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں:

(۱۲) دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مسجده فذکر قصة مؤاخاة رسول الله صلی الله علیه وسلم بین أصحابه، فقال علی، یعنی للنبی صلی الله علیه وسلم: لقد ذهبت روحی، وانقطع ظهری، حین رأیتک فعلت بأصحابک ما فعلت غیری، إن کان هذا من سخط علی، فلک العتبی والکرامة، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: والذی بعثنی بالحق ، ما أخرتک إلا لنفسی فأنت منی بمنزلة هارون من موسی ، إلا أنه لا نبی بعدی ، وأنت أخی ووارثی قال: وما

أرث منك يا رسول الله ؟ قال: ما ورث الأنبياء قبلي ، قال: وما ورث الأنبياء قبلك ؟ قال: كتاب الله وسنة نبيهم ، وأنت معي في قصري في الجنة ، مع فاطمة ابنتي ، وأنت أخي ورفيقي ، ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم: ﴿إخوانا على سرر متقابلين﴾ ، المتحابون في الله ينظر بعضهم إلى بعض.

''میں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر انھوں نے اس واقعہ کا ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کا رشتہ استوار کرایا۔ یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: میری تو جان ہی نکل گئی اور پیٹھ دہری ہوگئی جب میں نے دیکھا کہ آپ نے مجھے چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کرایا، اگر یہ سب کچھ علی سے ناراضگی کے سبب ہوا ہے تو آپ ہی کے لیے میرا سارا توشہ اور بزرگی وعزت ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے دین حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے تمھیں موخر صرف اپنے لیے کیا ہے، میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: اسی کا جس کا وارث انبیاء مجھ سے پہلے بناتے رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ سے پہلے انبیاء دوسروں کو کس چیز کا وارث بناتے رہے ہیں؟ فرمایا: اللہ کی کتاب اوران کے نبی کی سنت، تم میرے ساتھ جنت میں میرے محل میں ہوگے، میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ، تم میرے بھائی اور رفیق ہو، پھر نبی اکرم ﷺ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی کہ جنت میں سب بھائی بھائی ہوں گے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اللہ کے لیے محبت کرنے والے باہم ایک دوسرے

کو دیکھ رہے ہوں گے"۔(فضائل الصحابۃ 6392/638۔)

(۱۳) وروی الإمام أحمد فی الفضائل بسنده عن قتادة عن سعید بن المسیب ، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم آخی بین أصحابه ، فآخی بین أبی بکر وعمر وقال لعلی: أنت أخی ، وأنا أخوک.

"امام احمد نے فضائل میں اپنی سند سے قتادہ سے روایت نقل کی ہے، وہ سعید بن میبّب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان مواخات کرائی اور ابوبکر وعمر کے درمیان بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمھارا بھائی ہوں"۔(فضائل الصحابۃ 598-2/597)

(۱۴) وفی روایة للإمام أحمد بسنده عن عمر بن عبد الله عن أبیه عن جده ، أن النبی صلی الله علیه وسلم ،آخی بین الناس، وترک علیا،حتی بقی آخرهم،لا یری له أخا ،فقال یا رسول الله آخیت بین الناس وترکتنی ، قال:ولم ترانی ترکتک،إنما ترکتک لنفسی،أنت أخی،وأنا أخوک، فإن ذاکرک أحد ، فقل:أنا عبد الله وأخو رسوله،لا یدعیها بعدی إلا کذاب.

امام احمد نے اپنی سند سے عمر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ قائم کرایا لیکن علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا، آخر میں صرف وہی بچے اور کوئی ان کا بھائی نظر نہیں آ رہا تھا۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سب لوگوں کے درمیان اخوت کا رشتہ بنا دیا لیکن مجھے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں نے تمھیں چھوڑ دیا ہے، میں نے تمھیں اپنے لیے چھوڑ دیا ہے، تم میرے بھائی ہو اور میں تمھارا بھائی ہوں ،اگر کوئی تم سے یہ بات کہے تو تم اسے جواب میں کہنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس کے

رسول کا بھائی ہوں، میرے بعد اس طرح کی نسبت کا دعوی کوئی جھوٹا ہی کرسکتا ہے‘‘۔
(فضائل الصحابۃ 2/617)

(۱۵) وروى الإمام أحمد في المسند بسنده عن ربيعة بن ناجذ عن علي عليه السلام قال: جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أو دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بني عبد المطلب،فيهم رهط كلهم يأكل الجذعة ، ويشرب الفرق،قال: فصنع لهم مدا من طعام،فأكلوا حتى شبعوا،قال :وبقي الطعام كأنه لم يمس أو لم يشرب فقال: يا بني عبد المطلب إني بعثت لكم خاصة،وإلى الناس عامة،وقد رأيتم من هذه الآية ما رأيتم ، فأيكم يبايعني على أن يكون أخي وصاحبي ؟ قال: فلم يقم إليه أحد،قال :فقمت إليه وكنت أصغر القوم قال: فقال: إجلس ثلاث مرات ، كل ذلك أقوم إليه فيقول لي: إجلس،حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدي وقال: أنت أخي.

’’امام احمد نے اپنی مسند میں اپنی سند سے ربیعہ بن ناجذ سے روایت نقل کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنو عبد المطلب کو جمع کیا یا ان کو دعوت دی ،اس میں ایسی جماعت بھی تھی جو مکمل ایک جذعہ کھا سکتی ہے اور پورا فرق پی سکتی تھی۔ علی کہتے ہیں کہ ان کے لیے کھانا تیار کرایا، انھوں نے جمع ہو کر شکم سیر ہو کر کھانا کھایا، علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کھانا پھر بھی بچ گیا ، ایسا لگتا تھا کہ کسی نے کھایا پیا ہی نہیں، کھانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبد المطلب ! میں تمھاری طرف بطور خاص مبعوث کیا گیا ہوں، اس آیت میں تم نے وہ حکم دیکھ لیا جو اس میں موجود ہے، لہذا تم میں سے کون مجھ سے بیعت کرے گا کہ میرا بھائی بنے اور میرا ساتھ دے۔ علی کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں جماعت میں سب سے چھوٹا تھا۔ آپ نے مجھے بیٹھنے کو کہا۔ یہی سوال آپ نے تین

بار کیا اور تینوں بار میں کھڑا ہوا، ہر بار آپ نے مجھے بیٹھنے کو کہا۔ تیسری بار میں آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا اور کہا: تم میرے بھائی ہو"۔ (المسند 1/159)

اس روایت کا ذکر ہیثمی نے "مجمع الزوائد" (8/302) میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں، امام طبری نے اپنی تاریخ (2/63) میں کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ علی میرے بھائی، میرے ساتھی اور میرے وارث ہیں۔ مزید اس روایت کا ذکر محبؔ طبری نے ریاض نضرہ (2/167) میں کیا ہے، امام نسائی نے خصائص (ص: 18) میں کیا ہے اور متقی نے کنز العمال (6/408) میں کیا ہے۔

(١٦) وروى الإمام أحمد في المسند بسنده عن ابن عباس قال: لما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة، خرج علي بابنة حمزة، فاختصم فيها علي وجعفر وزيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال علي: ابنة عمي، وأنا أخرجتها، وقال جعفر: ابنة عمي، وخالتها عندي، وقال زيد: ابنة أخي - وكان زيد مواخيا لحمزة، آخى بينهما رسول الله صلى الله عليه وسلم - فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزيد: أنت مولاي ومولاها، وقال لعلي: أنت أخي وصاحبي، وقال لجعفر: أشبهت خلقي وخلقي، وهي إلى خالتها.

"امام احمد نے اپنی مسند میں اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے باہر نکلے تو علی اپنے ساتھ حمزہ کی بیٹی کو بھی لیے آئے۔ حمزہؓ کی بیٹی کے بارے میں علی، جعفر اور زید نے اختلاف کیا اور تینوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ علی نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میں اسے لے کر آیا ہوں، جعفر نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری زوجیت میں ہے، زید نے کہا: یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے، زید

اور حمزہ کے درمیان مواخاۃ تھی، رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان بھائی چارا کا رشتہ قائم کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے زید سے کہا: تم میرے مولی ہو اور اس بچی کے بھی مولی ہو، علی سے کہا: تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو، جعفر سے فرمایا: تم اخلاق اور جسمانی ساخت میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو، یہ بچی اپنی خالہ کے پاس رہے گی"۔ (المسند 1/230)

متقی ہندی نے اس حدیث کو مختصرا تذکرہ کنز العمال میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کی تخریج ابن نجار نے کی ہے۔ (کنز العمال 6/391)

(۱۷) وروى ابن سعد في طبقاته بسنده عن ابن عباس قال: إن عمارة بنت حمزة بن عبد المطلب -وأمها سلمى بنت عميس -كانت بمكة، فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم، كلم على النبى فقال: علام نترك ابنة عمنا يتيمة بين ظهرى المشركين؟ فلم ينهه النبى صلى الله عليه وسلم، عن إخراجها، فتكلم زيد بن حارثة، وكان وصى حمزة، وكان النبى صلى الله عليه وسلم، آخى بينهما، حين آخى بين المهاجرين، فقال: أنا أحق بها، ابنة أخى، فلما سمع بذلك جعفر بن أبى طالب قال: الخالة والدة، وأنا أحق بها، لمكان خالتها عندى، أسماء بنت عميس، فقال على: ألا أراكم تختصمون فى ابنة عمى، وأنا أخرجتها من بين أظهر المشركين، ليس لكم إليها نسب دونى، وأنا أحق بها منكم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنا أحكم بينكم، أما أنت يا زيد، فمولى الله ومولى رسوله، وأما أنت يا على فأخى وصاحبى، وأما أنت يا جعفر فشبيه خلقى وخلقى، وأنت يا جعفر أولى بها، تحتك خالتها، ولا تنكح المرأة على خالتها، ولا عمتها، فقضى بها لجعفر.

''ابن سعد نے اپنی طبقات میں اپنی سند سیا بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ عمارہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب جن کی والدہ کا نام سلمی بنت عمیس تھا، مکہ میں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی اور کہا: ہم کب تک اپنے چچا کی بیٹی کو مشرکین کے درمیان یتیمی کی حالت میں چھوڑے رہیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے علی کو ان کو ساتھ لانے سے منع نہیں کیا۔ پھر اس بچی کے تعلق سے زید بن حارثہ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی جو حمزہ کے وصی تھے، نبی اکرم ﷺ نے جس وقت مہاجرین کے درمیان اخوت کرائی تھی، اس وقت آپ نے حمزہ اور زید کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تھا۔ اس رشتے سے انھوں نے کہا: میں اس بچی کی حضانت کا سب سے زیادہ حق دار ہوں، یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ جب اس بات کی خبر جعفر بن ابی طالب کو ملی تو انھوں نے کہا: خالہ ماں کے درجے میں ہے، میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کیوں کہ اس کی خالہ ''اسماء بنت عمیس'' میری زوجیت میں ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا بات ہے تم لوگ میرے چچا کی بیٹی کے سلسلے میں جھگڑا کر رہے ہو۔ مشرکین کے درمیان سے اسے میں نکال کر لایا ہوں، میرے جیسا تم میں سے کسی کا اس سے نسبی رشتہ نہیں ہے، میں تم لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہوں۔ اس اختلاف کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمھارے درمیان فیصلہ میں کرون گا۔ زید کا جہاں تک سوال ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے دوست ہیں، اور ہاں علی تم میرے بھائی اور ساتھی ہو لیکن جعفر تم اخلاق و کردار اور جسمانی ساخت میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو، جعفر تم اس بچی کے زیادہ حق دار ہو کیوں کہ اس کی خالہ تمھاری زوجیت میں ہے اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا اور نہ پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح آپ نے فیصلہ جعفر بن ابی طالب کے حق میں دیا''۔ (الطبقات الکبری لابن سعد 8/114)

(۱۸) وروى ابن سعد في طبقاته بسنده عن محمد بن عمر بن علي عن أبيه قال: لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم آخى بين المهاجرين بعضهم ببعض، وآخى بين المهاجرين والأنصار، فلم تكن مؤاخاة إلا قبل بدر، آخى بينهم على الحق والمواساة، فآخى رسول الله صلى الله عليه وسلم، بينه وبين علي بن أبي طالب.

''ابن سعد نے اپنی طبقات میں اپنی سند سے محمد بن عمر بن علی عن ابیہ سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین کے مابین باہم اور مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرایہ۔ اس سے قبل غزوہ بدر سے پہلے مواخات ہوئی تھی، اس وقت آپ ﷺ نے ان کے درمیان حق کا ساتھ دینے اور ایک دوسرے کا سہارا بننے کے لیے مواخات کرائی تھی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور علی بن ابی طالب کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تھا''۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد 3/13-14)

(۱۹) وفي رواية عن عبد الله بن محمد بن عمر بن علي عن أبيه، أن النبي صلى الله عليه وسلم، حين آخى بين أصحابه، وضع يده على منكب علي، ثم قال: أنت أخي، ترثني وأرثك.

''ایک دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی عن ابیہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جس وقت اپنے اصحاب کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا، آپ نے اپنے دست مبارک علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھا اور پھر فرمایا: تم میرے بھائی ہو، تم میرے وارث ہو گے اور میں تمہارا وارث ہوں گا''۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد 3/4)

(۲۰) وروى السيوطي في "الدر المنثور" في ذيل تفسير قوله

تعالی: ﴿إن الذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم فی سبیل الله﴾، قال :وأخرج ابن مردویه عن ابن عباس قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم آخی بین المسلمین من المهاجرین والأنصار، فآخی بین حمزة بن عبد المطلب وبین زید بن حارثة، وبین عمر بن الخطاب ومعاذ بن عفراء، وبین الزبیر بن العوام وعبد الله بن مسعود، وبین أبی بکر وطلحة بن عبید الله، وبین عبد الرحمن بن عوف وسعد بن الربیع، وقال لسائر أصحابه: تآخوا، وهذا أخی یعنی علی بن أبی طالب .

''سیوطی نے اپنی تفسیر ''درمنثور'' میں قرآن کی آیت: ﴿إن الذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم فی سبیل الله﴾ کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتہ اخوت قائم کررہے تھے، اس وقت آپ نے حمزہ بن عبدالمطلب اور زید بن حارثہ، عمر بن خطاب اور معاذ بن عفراء، زبیر بن عوام اور عبداللہ بن مسعود، ابوبکر اور طلحہ بن عبیداللہ اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور پھر تمام اصحاب کو مخاطب کرکے فرمایا: تم سب آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہو اور یہ یعنی علی بن ابی طالب میرے بھائی ہیں''۔

(۱۲) وروی السیوطی فی الدر المنثور فی ذیل تفسیر قوله تعالی: ﴿قال رب اشرح لی صدری﴾، قال: وأخرج السلفی فی الطبوریات عن الإمام أبی جعفر محمد الباقر بن علی علیهما السلام قال: لما نزلت: ﴿واجعل لی وزیرا من أهلی، هارون أخی، أشدد به أزری﴾، کان رسول الله صلی الله علیه وسلم علی جبل، ثم دعا ربه: اللهم اشدد أزری بأخی علی، فأجابه إلی ذلک .

''سیوطی نے اپنی تفسیر ''در منثور'' میں اللہ کے ارشاد: ﴿قال رب اشرح لی صدری ﴾ کے ذیل میں لکھا ہے کہ سلفی نے ''طیوریات'' میں امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿واجعل لی وزیرا من أهلی ، هارون أخی ، أشدد به أزری ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت ایک پہاڑ پر تھے، آپ نے اسی وقت اپنے رب سے دعا کی: اے اللہ! میرے بازو میرے بھائی علی کے ذریعے مضبوط کر دے۔ اللہ نے آپ کی اس دعا کو شرف قبولیت عطا کی''۔ (فضائل الخمسة من الصحاح الستة لمرتضى الحسيني الفيروز آبادی -1/323 324)

(۲۲) وروى المتقى فى كنز العمال بسنده عن على عليه السلام قال: آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم، بين عمر وأبى بكر، وبين حمزة بن عبد المطلب وزيد بن حارثة ، وبين عبد الله بن مسعود والزبير بن العوام ، وبين عبد الرحمن بن عوف وسعد بن مالک ، وبینی وبين نفسه.

''متقی نے ''کنز العمال'' میں اپنی سند سے علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر اور عمر کے درمیان، حمزہ بن عبد المطلب اور زید بن حارثہ، اور عبد اللہ بن مسعود اور زبیر بن عوام، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک اور میرے اور اپنے درمیان اخوت کا رشتہ قائم فرمایا''۔ (کنز العمال 6/394)

(۲۳) وفى رواية أخرى عن أبى رافع عن أبى تمام قال: لما آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الناس، آخى بينه وبين على - قال أخرجه ابن عساكر.

''ایک دوسری روایت جو ابو رافع سے ہے، وہ ابو تمام سے روایت کرتے ہیں کہ

جب رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تو آپ نے اپنے اور علی کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا۔اس روایت کی تخریج ابن عساکر نے کی ہے''۔ (کنز العمال 6/400)

اس حدیث کو علامہ ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' (9/112) میں روایت کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کی روایت طبرانی نے کی ہے اور مناوی نے اس کا ذکر فیض القدیر (4/355) میں کیا ہے اور اسے طبرانی نے اوسط میں اور دیلمی نے کیا ہے۔

(۲۴) وروی المتقی فی کنز العمال بسنده عن ابن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فی حجة الوداع، وهو على ناقته، فضرب على منكب على عليه السلام، وهو يقول: اللهم أشهد، اللهم قد بلغت، هذا أخي وابن عمي وصهري، وأبو ولدی، اللهم كب من عاداه فی النار.

''متقی ہندی نے کنز العمال میں اپنی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا، آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، آپ نے اسی وقت علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مارا اور یہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ، میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے، یہ میرا بھائی، میرے چچا کا بیٹا، میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے، جو اس سے دشمنی کرے، اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے''۔ (کنز العمال 3/61)

(۲۵) وروی ابن عبد البر فی الإستيعاب بسنده عن أبی الطفيل قال: لما احتضر عمر جعلها شوری بين علی وعثمان وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد، فقال لهم علی: أنشدكم الله هل فيكم أحد آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بينه وبينه، إذ آخى بين

المسلمين ، غيري،قالوا:اللهم لا.قال:وقد روينا من وجوه عن علي رضي الله عنه أنه كان يقول:أنا عبد الله،وأخو رسول الله،لا يقولها أحد غيري،إلا كذاب.قال أبو عمر:آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، بين المهاجرين ، ثم آخى بين المهاجرين والأنصار ، وقال في كل واحدة منهما لعلي:أنت أخي في الدنيا والآخرة ، وآخى بينه وبين نفسه ، فلذلک كان هذا القول ، وما أشبهه ، من علي رضي الله عنه .

''ابن عبدالبر نے''استیعاب''میں اپنی سند سے ابوالطفیل سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو انھوں نے علی،عثمان،طلحہ،زبیر،عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک مجلس شوری بنادی۔مجلس شوری سے علی نے کہا:میں تم سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے درمیان اخوت کا تعلق قائم کر رہے تھے ،اس وقت میرے علاوہ کوئی ہے جس کے اور اپنے درمیان رسول اللہ ﷺ نے اخوت کا رشتہ قائم کیا ہو؟لوگوں نے جواب دیا:اللہ کی قسم!نہیں۔

ابن عبدالبر مزید لکھتے ہیں:مختلف سندوں سے علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں،رسول اللہ ﷺ کا بھائی ہوں،میرے علاوہ یہ دعوی کوئی جھوٹا ہی کرسکتا ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں:رسول اللہ ﷺ نے پہلے مہاجرین کے درمیان آپس میں،پھر انصار اور مہاجرین کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کرایا اور دونوں واقعات میں آپ نے علی سے فرمایا:تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو،اس طرح آپ نے اپنے اور علی کے درمیان اخوت کا رشتہ بنایا۔اسی لیے اس قسم کی باتیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول اور مروی ہیں۔(الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب 3/135)

(۲۶) وعن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، لعلي: أنت أخي صاحبي.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: تم میرے بھائی اور ساتھی ہو''۔ (الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب 3/135)

(۲۷) وروى ابن الأثير في أسد الغابة بسنده عن عروة عن عبد الرحمن بن عويم بن ساعد الأنصاري، أدرك رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقبل النبي صلى الله عليه وسلم أيضا، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تواخوا في الله أخوين أخوين، وأخذ بيد علي، وقال: هذا أخي - أخرجه أبو منده وأبو نعيم.

''ابن اثیر نے ''اسد الغابہ'' میں اپنی سند سے عروہ سے حدیث نقل کی ہے، وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعد انصاری سے (جنھوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے اور آپ ﷺ کو بوسہ دینے کے شرف سے مشرف ہیں)، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضا کے لیے تم دو دو کر کے باہم بھائی بھائی بن جاؤ، پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ میرے بھائی ہیں۔ اس روایت کی تخریج ابومندہ اور ابونعیم نے کی ہے''۔ (اسد الغابۃ 3/486)

(۲۸) وروى ابن الأثير أيضا بسنده عن ابن عمر قال: آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم، بين أصحابه، فجاء علي فقال: يا رسول الله، آخيت بين أصحابك، ولم تواخ بيني وبين أحد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنت أخي في الدنيا والآخرة.

''ابن اثیر نے ہی اپنی سند سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا قائم

کیا۔ یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں تشریف لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرائی لیکن میرا کسی سے اخوت کا رشتہ نہیں قائم کیا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو"۔ (اسد الغابۃ 4/109)

(۲۹) ورواه الحافظ أبو العلى فى تحفة الأحوذى .

"اس حدیث کو حافظ ابو العلی عبد الرحمٰن المبارکفوری نے بھی "تحفۃ الأحوذی" میں روایت کیا ہے۔ (تحفۃ الأحوذی 10/222)

(۳۰) وروى الخطيب البغدادى فى تاريخه بسنده عن الأئمة محمد الباقر بن على زين العابدين بن الحسين عن أبيه عن على عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا على ، أنت أخى وصاحبى ، ورفيقى فى الجنة .

"خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے ائمہ اہل بیت محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسن عن أبیہ عن علی علیہم السلام یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی اور ساتھی ہو اور جنت میں میرے رفیق ہو"۔ (تاریخ بغداد 12/268)

(۳۱) وفى كنوز الحقائق للمناوى: أما ترضى ، أنك أخى وأنا أخوك ؟ قاله النبى صلى الله عليه وسلم ، لعلى.

"مناوی کی "کنوز الحقائق" میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے بھائی ہو اور میں تمھارا بھائی ہوں"۔ (کنوز الحقائق، ص: 27)

اس حدیث کا ذکر علامہ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" (9/131) میں بھی کیا ہے۔

(۳۲) وروى الحافظ أبو نعيم فى حليته بسنده عن عطية عن جابر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:مكتوب على باب الجنة ،لا إله إلا الله ، محمد رسول الله ، على أخو رسول الله ، قبل أن يخلق السماوات والأرض بألفى عام.

''حافظ ابونعیم نے''حلیۃ الأ ولیاء''میں اپنی سند سے عطیہ کی روایت نقل کی ہے،وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے،وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پر آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے یہ لکھا ہوا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی رسول اللہ کے بھائی ہیں''۔(حلیۃ الأ ولیاء7/256)

اس حدیث کوخطیب نے اپنی تاریخ(7/387)میں،متقی نے کنز العمال(6/159) میں،مناوی نے فیض القدیر(4/355)میں،محب طبری نے ریاض نضرہ (2/169) میں کیا ہے۔

(۳۳) وروى ابن حجر الهيثمى فى صواعقه:أخرج الديلمى عن عائشة :أن النبى صلى الله عليه وسلم قال:خير أخوتى على ، وخير أعمامى حمزة.

''ابن حجر ہیثمی نے صواعق میں اور دیلمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:میرے سب سے بہترین بھائی علی ہیں،اور میرے سب سے بہترین چچا حمزہ ہیں''۔(الصواعق المحرقۃ ص:192،فیض القدیر3/482، کنز العمال6/152)

(۳۴) وروى الهيثمى فى مجمع الزوائد عن على عليه السلام قال:طلبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فوجدنى فى جدول نائما ،

فقال: قم ما ألوم الناس يسمونک أبا تراب ، قال: فرآنی کأنی وجدت فی نفسی من ذلک ، فقال لی: واللہ لأرضینک: أنت أخی ، وأبو ولدی ، تقاتل عن سنتی، وتبرء ذمتی ،من مات فی عهدی، فهو فی کنز الله، ومن مات فی عهدک، فقد قضی نحبه، ومن مات یحبک بعد موتک، ختم الله له بالأمن والإیمان، ما طلعت شمس أو غربت، ومن مات یبغضک مات میتة جاهلیة ،وحوسب بما عمل فی الإسلام.

''علامہ ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' میں علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے طلب کیا، آپ نے مجھے ایک دیوار کے سایے میں سوتے ہوئے پایا، آپ نے فرمایا: اٹھ جاؤ، اگر لوگ تمھیں ابوتراب کہیں تو میں انھیں ملامت نہیں کروں گا۔ علی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے محسوس کیا کہ مجھے اس سے کچھ رنج پہنچا ہے تو آپ نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! میں تجھ سے راضی ہوں، تو میرا بھائی ہے، میری اولاد کا باپ ہے، میری سنت پر جہاد کرے گا، میری ذمہ داریوں کو ادا کرے گا، میرے وعدے پر جو مرا وہ اللہ کے خزانے میں ہوگا اور جو تجھ سے عہد کے مطابق مرا ،اس نے اپنا فرض ادا کر دیا، اور جو اس حال میں مرا کہ وہ تمھاری وفات کے بعد بھی تم سے محبت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے حسن خاتمہ کی نعمت سے سرفراز کرے گا اور یہ سلسلہ گردش لیل ونہار تک جاری رہے گا اور جو اس حال میں مرا کہ تم سے نفرت کرتا تھا تو اس کی موت جاہلیت پر ہوئی اور اسلام میں رہتے ہوئے جو عمل اس نے کیا ہے، اس کا اس سے حساب لیا جائے گا''۔ (مجمع الزوائد 9/121)

ابن حجر ہیثمی نے اس حدیث کا ذکر صواعق (ص: 195) میں کیا ہے اور اسے منسوب کیا ہے احمد کی طرف کہ انھوں نے مناقب میں اسے نقل کیا ہے۔ اور اس کا ذکر متقی نے کنز العمال (6/404) میں ابویعلی سے کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ بوصیری نے کہا

ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۳۵) وفي رواية :ألا أرضيک يا علي ؟ أنت أخي ووزيري ، تقضي ديني ، وتنجز موعدي ، وتبرء ذمتي -وقال:أخرجه الطبراني عن ابن عمر(كنز العمال 6/155)، وذكره الشنقيطي في كفاية الطالب ، وقال:أخرجه أحمد في المناقب .

''ایک اور روایت میں ہے:سنو!اے علی!تم میرے بھائی اور میرے وزیر ہو،تم میرا قرض ادا کروگے ،میرے وعدے پورے کروگے اور میری ذمہ داریاں ادا کروگے۔اور یہ کہا ہے کہ اس حدیث کوطبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔(کنز العمال/6 155)اوراس حدیث کا ذکر شنقیطی نے''کفایۃ الطالب''میں کیا ہےاورلکھا ہے کہ اس حدیث کوامام احمد نے مناقب میں ذکر کیا ہے۔(کفایۃ الطالب،ص:34)

(۳٦) وأخرج ابن حجر العسقلاني في الإصابة بسنده عن ليلى الغفارية قالت:كنت أغزو مع النبي صلى الله عليه وسلم ، فأداوي الجرحى ، وأقوم على المرضى ، فلما خرج علي إلى البصرة خرجت معه ، فلما رأيت عائشة أتيتها فقلت:هل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فضيلة في علي ، قالت:نعم ، دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وهو معي ، وعليه جرد قطيفة ، فجلس بيننا ، فقلت:أما وجدت مكانا هو أوسع لک من هذا ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يا عائشة ، دعي لي أخي ، فإنه أول الناس إسلاما ، وآخر الناس بي عهدا ، وأول الناس لي لقيا يوم القيامة .

''ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب الاصابہ میں لیلہ غفاریہ سے روایت نقل کی ہے،وہ کہتی ہین کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں جایا کرتی تھی ،وہاں زخمیوں

کی مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کی تیمارداری کیا کرتی تھی۔ جب علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف نکلے تو میں ان کے ساتھ بھی نکلی، وہاں جب میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ کو دیکھا تو ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے عرض کیا: کیا نبی اکرم ﷺ سے آپ نے علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کچھ سنا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: ہاں سنا ہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، آپ میرے پاس تھے، آپ پر ایک چادر پڑی تھی، آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ کو اور زیادہ کشادہ جگہ نہیں ملی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میرے پاس میرے بھائی کو بلاؤ کیوں کہ وہی سب سے پہلے اسلام لائے، اور مجھ سے آخری عہد انھیں کا ہوگا اور وہی قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کریں گے''۔(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ 4/402-403)

(۳۷) وروی عثمان بن سعید عن عبد الله بن بکیر عن حکیم ین جبیر قال :خطب علی علیه السلم ، فقال فی أثناء خطبته :أنا عبد الله ، وأخو رسوله ، لا یقولها أحد قبلی ولا بعدی،إلا کذب،ورثت نبی الرحمة ، ونکحت سیدة نساء هذه الأمة،وأنا خاتم الوصیین.

''عثمان بن سعید نے عبداللہ بن بکیر سے روایت بیان کی ہے، وہ روایت کرتے ہیں حکیم بن جبیر سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے ایک بار خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، اس کے رسول کا بھائی ہوں، یہ دعوی نہ کوئی مجھ سے پہلے کر سکتا ہے اور نہ میرے بعد۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ میں نبی رحمت کا وارث ہوں، مین نے اس امت کی سردار خاتون سے نکاح کیا ہے اور میں خاتم الوصیین ہوں''۔(شرح نہج البلاغۃ 2/287)

رشتۂ مواخات سے ابن تیمیہ کا انکار اور ان کے نقطۂ نظر کی تردید

ابن تیمیہ نے مہاجرین صحابہ کے درمیان نبی اکرم ﷺ کے رشتۂ مواخات قائم کرنے سے انکار کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ:

''مہاجرین کا باہمی رشتۂ اخوت اور خاص طور پر نبی اکرم ﷺ اور علی بن ابی طالب کے درمیان مواخاۃ نہیں قائم کی گئی تھی بلکہ یہ مواخاۃ صرف مہاجرین اور انصار کے درمیان ہوئی تھی۔ مہاجرین کی باہمی مواخاۃ کا کوئی مطلب نہیں ہے کیوں کہ مواخاۃ ایک دوسرے کا سہارا بننے کے لیے کرائی گئی تھی اور یہ ضرورت صرف مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاۃ کرانے سے پوری ہو سکتی تھی''۔ (فتاوی ابن تیمیہ ۳۵/۹۲۔۹۳)

ابن تیمیہ کی اس رائے سے ابن قیم اور ابن کثیر نے بھی اتفاق کیا ہے۔ بلکہ ابن قیم نے لکھا ہے:

''مواخاۃ کا رشتہ صرف مہاجرین اور انصار کے درمیان قائم کرایا گیا تھا۔ مہاجرین اسلامی اخوت، ملی اخوت اور نسبی قرابت داری کی وجہ سے اس قسم کی نئی اخوۃ سے بے نیاز تھے برخلاف مہاجرین اور انصار کے۔ اگر نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین کے درمیان مواخاۃ کرائی ہوتی تو اس رشتے کے لیے آپ صدیق اکبر کو منتخب فرماتے نہ کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو''۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ۳/۶۳۔۶۵)

لیکن ابن حجر عسقلانی نے اس رائے کی تردید کی ہے جیسا کہ زرقانی نے ''شرح مواہب اللدنیہ'' میں یہ تفصیل درج کی ہے کہ:

''یہ تو نص کو قیاس سے رد کرنا ہوا۔ مہاجرین کے درمیان مواخاۃ قائم کرنے کی

حکمت یہ تھی کہ ان میں سے بعض دوسروں کے مقابلے میں دولت اور خاندانی وجاہت میں طاقت ور تھے، اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اعلی اور ادنی کے درمیان یہ رشتہ قائم کیا تا کہ ادنی کو اعلی کا سہارا مل جائے۔ اسی سے اس رشتۂ مواخاۃ کی بھی حکمت ظاہر ہو رہی ہے جو آپ نے اپنے اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان قائم کی تھی کیوں کہ وہ آپ ہی کی ذات گرامی تھی جس کے حکم کی تعمیل علی رضی اللہ عنہ بعثت سے پہلے بھی کیا کرتے تھے اور بعثت کے بعد بھی''۔ (سیرت حلبیہ ۲/۱۸۱۔۱۸۲)

خود امام ابن قیم الجوزیہ نے اپنی اسی کتاب ''زاد المعاد'' میں جس میں انھوں نے مہاجرین کے درمیان باہمی مواخاۃ سے انکار کیا ہے، عمرۃ القضا والے واقعہ میں اس مواخاۃ کا اثبات کیا ہے اور اپنے قلم سے لکھا ہے کہ مکہ میں مہاجرین کے درمیان مواخاہ ہوئی تھی۔ حمزہ کی بیٹی کی حضانت کے مسئلے میں زید بن حارثہ کا یہ کہنا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے ابن قیم لکھتے ہیں:

''اس سے ان کی مراد اس مواخاۃ سے ہے جو نبی اکرم ﷺ نے ان کے اور حمزہ کے درمیان اس وقت کرائی تھی جب آپ نے مہاجرین کے مابین رشتۂ مواخاۃ قائم کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان دو بار مواخاۃ کرائی تھی: ایک مواخاۃ وہ تھی جو آپ نے ہجرت سے پہلے حق اور مساوات کے لیے مہاجرین کے درمیان باہمی مواخاۃ کرائی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ نے ابوبکر وعمر کے درمیان، حمزہ اور زید بن حارثہ کے درمیان، عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان، زبیر اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان، عبیدہ بن حارث اور بلال کے درمیان، مصعب بن عمیر اور سعد بن ابی وقاص کے درمیان، سعید بن زید اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان، ابوعبیدہ اور سالم مولی حذیفہ کے درمیان مواخاۃ کرائی تھی۔ دوسری بار آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مدینہ منورہ میں سیدنا انس بن مالک کے گھر میں یہ مواخاۃ کرائی تھی۔ (زاد المعاد فی ہدی

خیر العباد ۳/۳۷۴، ۳۷۷، ۳۷۸)

شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام (۶۶۰ ـ ۵۷۷ھ) نے مسئلۂ مواخاۃ پر جس انداز میں بحث کی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس واقعۂ مواخاۃ کے دو بار وقوع پذیر ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے: ایک بار ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں مہاجرین کے اپنے درمیان اور دوسری بار ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان۔ صحیح میں ہے کہ زید بن حارثہ نے امامہ بنت حمزہ بن عبد المطلب کے بارے میں کہا کہ وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے اور اس کی وجہ وہ مواخاۃ تھی جو حمزہ اور زید بن حارثہ کے درمیان نبی اکرم ﷺ نے کرائی تھی۔ امام حاکم نے اس کا ذکر "اکلیل" میں کیا ہے اور ابوسعد شرف الدین نے "شرف المصطفٰے" میں کیا ہے۔ مزید براں امام حاکم نے "مستدرک" میں اور ابن عبد البر نے "الاستیعاب" میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح زبیر اور ابن مسعود کے درمیان مواخاۃ کا رشتہ قائم کیا تھا۔ (المستدرک ۱/۵۸۰، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب ۲/۷۳۹)

خلاصہ بحث

(1)آخَـى رَسـولُ الـلـهِ مَن رَآنِي فى المَنامِ بين أصحابِه ، فجاء علِيٌّ تَـدْمَعُ عَيناهُ ، فقال: يا رسولَ الله!آخَيتَ بين أصُحابِکَ ، ولَمْ تُؤَاخِ بينِي وبيـنَ أحَـدٍ ، فـقال له رسولُ اللهِ مَن رَآنِي فى المَنام: أنتَ أخِي فى الدُّنيا والآخِرَةِ.

''رسول اللہﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان باہمی بھائی چارا کرایا تو علی روتے ہوئے آئے اور کہا : اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا ہے اور میری بھائی چارگی کسی سے نہیں کرائی ؟ تو رسول اللہﷺ نے ان سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت دونوں میں''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ترمذی نے اپنی سنن (3720) میں روایت کیا ہے۔

(2)آخـى رسـولُ الـلـهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ بين أصحابِه فجاء عليٌّ رضـى الـلـهُ عنــه وعينـاه تـدمـعُ قـال يـا رسولَ اللـهِ ما لى آخيتَ بين أصحابِک ولم تؤاخِ بيني وبين أحدٍ ؟ فقال له رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ أنت أخى فى الدنيا والآخرةِ.

''رسول اللہﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تشریف لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا کیا ہوگا، آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان رشتہ اخوت قائم کیا لیکن میرا کسی سے اخوت کا رشتہ نہیں قائم کیا؟ یہ سن کر رسول اللہﷺ نے ان سے فرمایا: دنیا اور آخرت میں تم میرے

بھائی ہو‘‘۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ابن عدی نے اپنی الکامل (2/418) میں روایت کیا ہے۔

(3) آخَى رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بين أصحابهِ حتى بقِيَ عليّ فقال: أنتَأخي في الدنيا والآخرة.

’’رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے مابین بھائی چارا کرایا یہاں تک کہ علی رضی اللہ عنہ بچ گئے تو آپ نے فرمایا: میں تمھیں دنیا اور آخرت میں اپنا بھائی بناتا ہوں‘‘۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ابن قیسرانی نے اپنی کتاب ذخیرة الحفاظ (1/190) میں روایت کیا ہے۔

(4) آخَى رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ بينَ أصحابِه فجاء عليٌّ تدمعُ عيناه فقال آخيتَ بينَ أصحابِک ولم تؤاخِ بينِي وبينَ أحدٍ؟ فقال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ أنت أخي في الدنيا والآخرة.

’’رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان باہمی بھائی چارا کرایا تو علی روتے ہوئے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا ہے اور میری بھائی چارگی کسی سے نہیں کرائی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت دونوں میں‘‘۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے محمد مناوی نے تخریج احادیث المصابیح (5/291) میں روایت کیا ہے۔

(5) آخَى رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ بينَ أصحابهِ فجاءَ عليٌّ تدمَعُ عيناهُ فقالَ يا رسولَ اللَّهِ آخيتَ بينَ أصحابِکَ ولم تؤاخِ بيني وبينَ أحدٍ فقالَ لهُ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ أنتَ أخي في الدُّنيا

والآخرةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان باہمی بھائی چارا کرایا تو علی روتے ہوئے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا ہے اور میری بھائی چارگی کسی سے نہیں کرائی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت دونوں میں''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام مبارکپوری نے اپنی کتاب: تحفۃ الاحوذی (9/232) میں روایت کیا ہے۔

(6) آخى رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ بينَ أصحابِهِ فجاءَ عليٌّ تدمعُ عيناهُ فقالَ يا رسولَ اللَّهِ آخيتَ بينَ أصحابِكَ ولم تؤاخِ بيني وبينَ أحدٍ فقالَ لَهُ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ أنتَ أخي في الدُّنيا والآخرةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان باہمی بھائی چارا کرایا تو علی روتے ہوئے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا ہے اور میری بھائی چارگی کسی سے نہیں کرائی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت دونوں میں''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے علامہ البانی نے اپنی کتاب: ضعیف الترمذی (3720) میں روایت کیا ہے۔

(7) أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قال لعليٍّ رضي اللهُ عنه أنت أخي في الدنيا والآخرة.

''رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر تم میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ابن عدی نے الکامل (2/418) میں روایت کیا ہے۔

(8)أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قال لعليٍّ: أنت أخِي في الدنيا والآخرةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر تم میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ذہبی نے میزان الاعتدال (1/421) میں روایت کیا ہے۔

(9)لمَّا آخا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلم بين أصحابِه جاءَ عليٌّ تدمعُ عيناهُ فقال له يا رسولَ اللهِ آخيتَ بين أصحابِك ولم تُواخِ بيني وبين أحدٍ قال: فسمعتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلم يقولُ له: أنت أخي في الدنيا والآخرةِ.

''جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا تو آپ کے پاس علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان رشتۂ مواخات قائم کرایا لیکن میرا کسی سے بھائی چارا نہیں کرایا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: علی! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام سفارینی حنبلی نے لوائح الأنوار السنیہ (2/29) میں روایت کیا ہے۔

(10)يا عليُّ أنتَ أخي في الدُّنيا والآخرَةِ

''اے علی! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام البانی نے سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ (351) میں روایت کیا ہے۔

(11) أنتَ أخي في الدنيا و الآخِرَةِ قالَهُ لِعَلِيٍّ.

''آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام البانی نے ضعیف الجامع (1325) میں روایت کیا ہے۔

(12) أنت (علي) أخي في الدُّنيا و الآخرةِ.

''علی! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا انس بن مالک اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (7/348) میں روایت کیا ہے۔

(13) آخى رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ بين أصحابِه حتى بقيَ عليُّ بنُ أبي طالبٍ رضي اللهُ عنه وكان رجلًا شجاعًا ماضيًا على أمرِ اللهِ تعالى ذكره إذا أراد شيئًا فقال يا رسولَ اللهِ بقيتُ قال فأنت أخي في الدنيا والآخرةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا یہاں تک کہ صرف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بچے رہے اور وہ ایک بہادر انسان تھے، حکم الٰہی کی تعمیل میں سرگرم رہا کرتے تھے، جو ارادہ کر لیتے تھے، اللہ اسے پورا فرما دیتا تھا۔ انھوں نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صرف بھائی چارا کے رشتے سے میں بچا ہوا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام ابن عدی نے الکامل (2/419) میں روایت کیا ہے۔

(14)آخی رسولُ اللهِ -صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ -بین أصحابه، فجاء ہ علیٌّ تدمَعُ عیناہ، فقال: آخیتَ بینَ أصحابِک، ولم تؤاخِ بینی وبین أحدٍ ؟ !فأنت أخی فی الدنیا والآخرة.

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرایا۔علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارا کرادیا ہے لیکن میرا کسی سے بھائی چارا نہیں کرایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اسے امام البانی نے تخریج مشکوۃ المصابیح (6039) میں روایت کیا ہے۔

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن اہل سنّت

موڈاسہ، اروّلی، گجرات، انڈیا

Mo. 85110 21786